کپڑا کاٹنے کے بعد تھان میں سے عیب نکل آیا، تو کیا حکم ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Gul-2621 تاریخ: 16-09-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم پارسل کی صورت میں کپڑے خریدتے ہیں، ایک پارسل میں 10 تھان ہوتے ہیں۔ سو میٹر کا ایک تھان ہوتا ہے، جو تھان بغیر کٹنگ کے ہوتا ہے، اسے فریش بولتے ہیں، اس کا ریٹ زیادہ ہوتا ہے۔ جس تھان میں کٹنگ ہو، وہ دو تین حصوں میں ہوتا ہے اور اس کا ریٹ کم ہوتا ہے۔ اب ہوا کچھ یوں کہ ہم نے 2 فریش پارسل خریدے، جس میں 20 تھان تھے، ہم نے ایک پارسل کو کھولنے کے بعد گاہک کو دینے کے لیے تھان میں سے سوٹ کاٹ دیا بعد میں پتہ چلا کہ یہ کٹنگ والا تھان ہے، جبکہ ہم نے فریش تھان منگوائے تھے، اب خریدا ہوا مال واپس کریں گے یا کٹنگ کے ریٹ پر خریدیں گے؟ رہنمائی فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں آپ نے چونکہ کپڑا کاٹ دیا ہے، اب جس سے آپ نے کپڑا خریدا ہے، اگر وہ واپس لینے پر راضی ہے، تو آپ واپس کرسکتے ہیں، اگر وہ واپس لینے پر راضی نہیں، تو آپ نقصان لے سکتے ہیں، یعنی آپ نے فریش تھان منگوائے تھے، لیکن یہ کٹنگ والے تھان نکلے، تو اس کی وجہ سے جتنا ریٹ کم ہوا ہے، آپ اتنی رقم لے لیں۔

محیطِ برہانی میں ہے:"إذا اشتری من آخر ثوبا فقطعه ولم یخطه حتی اطلع علی عیب به لم یرده ولکن یرجع بنقصان العیب، فإن قال البائع: أنا أقبله کذلک فله ذلک"ترجمہ: ایک شخص نے جب کسی

سے کپڑا خرید کر کاٹ لیا، ابھی سلائی نہیں کیا اور عیب پر مطلع ہوا، تو واپس نہیں کر سکتا، لیکن عیب کی وجہ سے ہونے والا نقصان لے سکتا ہے، اگر بیچنے والا کہے کہ مجھے اسی طرح کٹا ہوا قبول ہے، تو اس کی اجازت ہے۔

(المحيط البرهاني في الفقه النعماني، جلد6، صفحه552، بيروت)

دُرِ مختار میں ہے: "(اشتری ثوبا فقطعه فاطلع علی عیب رجع به) أي بنقصانه لتعذر الرد بالقطع (فإن قبله البائع كذلك له ذلك) لانه أسقط حقه" ترجمہ: کسی نے کپڑا خرید کر کاٹ لیا، پھر عیب پر مطلع ہوا، تو نقصان لے سکتا ہے، کاٹنے کے سبب پورے کپڑے کی واپسی ممتنع ہونے کی وجہ سے۔ اگر بائع کٹا ہوا واپس لینے پر راضی ہو جائے، تو ایسے ہی واپس کر دیں، کیونکہ بائع نے خود اپنا حق ساقط کر دیا ہے۔

(الدرالمختار شرح تنوير الأبصار، صفحه408، مطبوعه بيروت)

بنایہ شرح ہدایہ میں ہے: "(اذا كان) المبيع (ثوباً فقطعه) ثم وجده معيباً فانه يرجع بالنقصان بالاجماع" ترجمہ: جب (بیع میں) مبیع کپڑا ہو، پھر اسے کاٹ دیا، بعد میں اس میں عیب پایا، تو بالاتفاق نقصان لے سکتا ہے۔ **(البنايه فی شرح الهدايه، جلد10، صفحه182، مطبوعه ملتان)**

بہارِ شریعت میں ہے: "کپڑا خرید ا اُسے قطع کرایا اور ابھی سِلا نہیں، اس میں عیب معلوم ہوا، اسے واپس نہیں کر سکتا، بلکہ نقصان لے سکتا ہے۔ ہاں اگر بائع قطع کیے ہوئے کو واپس لینے پر راضی ہے، تو اب نقصان نہیں لے سکتا۔" **(بهارشريعت، جلد2، صفحه683، مكتبة المدينه، كراچی)**

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

18 صفر المظفر 1444ھ/16 ستمبر 2022ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جا سکتی ہے